قرآنی بیان

اِحسان

کسے کہتے ہیں؟

(پارہ:23،سورۂ صافات:108-110)

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجد (دعوتِ اسلامی)
کے ائمہ کے لئے

عِیدُالاَضحی (1447ھ/2026ء) کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے اَئِمّہ کے لئے
عِیْدُ الاَضحیٰ (2026ء/1447ھ) کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

اِحسان کسے کہتے ہیں؟

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. دُنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ
- ✿.. حضرت ابراہیم کو ملنے والا سب سے بڑا اِنعام
- ✿.. ذَبح کے آداب
- ✿.. شیطان کو زخم لگانے کا طریقہ

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُالْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

ہمارے مالک و مختار آقا صَلَّی اللّٰہ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

كُلُّ كَلَامٍ لَا يُذْكَرُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ فَيُبْدَاُ بِهٖ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ مَمْحُوْقٌ مِّنْ كُلِّ بَرَكَةٍ

ترجمہ: ہر وہ بات جو اللہ پاک کے ذکر اور مجھ پر درود بھیجے بغیر شروع کی گئی، وہ ہر برکت سے محروم و خالی ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم

ترجمۂ کنز العرفان: اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی،

1 ...القول البدیع، الصلاۃ علیہ عند افتتاح الکلام، صفحہ:244۔

ابراہیم پر سلام ہو، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! اَلحمدُ لِلّٰہ! آج عِیْد کا مبارَک دِن ہے، یَوْمُ النَّحْر (یعنی قربانی کا دِن) ہے۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمُ النَّحْرِ بیشک اللہ پاک کے ہاں بہت ہی عظمت والا دِن یَوْمُ النَّحْر (یعنی قربانی کا دِن) ہے۔(1)

عِیْدُ الاَضحیٰ کا سب سے پسندیدہ عمل

حدیث پاک کی مشہور کتابوں؛ تِرْمِذِی و اِبْنِ ماجہ میں مسلمانوں کی پیاری اَمِّی جان حضرت عائشہ صِدِّیقہ، طَیِّبہ طَاہِرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یَوْمُ النَّحْر (قُربانی کے دِن) آدمی کے اَعْمال میں سے اللہ پاک کے ہاں سب سے پسندیدہ عَمَل (قربانی کے جانور کا) خُون بہانا ہے۔ بے شک قربانی روزِ قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کُھروں کے ساتھ لائی جائے گی اور (قربانی کے جانور کا) خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے۔(2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلام ہو! اِبْراہیم علیہ السَّلام پر

صَدیوں پہلے آج کے دِن مِنیٰ کی وادِی میں اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السَّلام

1 ...ابو داوٗد، کتاب المناسک، باب فی الھدی اذا عطب قبل ان یبلغ، صفحہ:286، حدیث:1765۔

2 ...ترمذی، ابواب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، صفحہ:383، حدیث:1493۔

نے اپنے شہزادے کے گلے پر چُھری رکھ کر عظیمُ الشّان قربانی پیش کی تھی۔

ذرا سوچنے کی بات ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام قربانی کر رہے تھے، تب وہاں پر کتنے لاکھ لوگ موجود تھے؟ کتنے کروڑ آنکھیں اُنہیں دیکھ رہی تھیں؟ وہاں کتنے کیمرے لگے ہوئے تھے؟ کتنے اَخْباری رپورٹر (*Reporter*) تھے؟ کتنے جرنلسٹ (*Journalist*) وہاں کھڑے ہو کر بریکنگ نیوز (*Breaking News*) دے رہے تھے؟ یقیناً وہاں کوئی بھی نہیں تھا، ایک بلند شان والے والِد، ایک اُن کے ہونہار شہزادے...!! بَس! اور وہاں کوئی بھی موجُود نہیں تھا۔

مگر کمال دیکھیے! وہ باپ بیٹا دُنیا سے الگ ہو کر بالکل تنہائی میں اللہ پاک کی اِطاعت میں مَصْرُوف تھے، رَبِّ کائنات نے بالکل تنہائی میں کی گئی، اِخْلاص سے بھرپُور اِس عبادت کا اتنا چرچا کر دیا کہ آج صدیاں گزر گئیں، ہمارا بچہ بچہ **سُنّتِ ابراہیمی** کے تذکرے کرتا ہے ❁ گھروں میں بچے بکرا آنے کا انتظار کرتے ہیں ❁ بکروں کو دیکھ کر خُوش ہوتے ہیں ❁ ان کو پیار کرتے ہیں ❁ گلیوں میں گھماتے ہیں ❁ اور دُنیا کے کونے کونے میں سُنّتِ ابراہیمی کی ادائیگی ہوتی ہے۔

دُنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے کا نسخہ

قرآنِ کریم میں ہے: جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بیٹے کے گلے پر چُھری چلالی، جو آپ کر سکتے تھے، کر گزرے مگر چھری نہ چلی، تب اللہ پاک نے فرمایا:

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ۚ (پارہ:23، سورۂ صافات:105)	**ترجمۂ کنزُالعِرفان:** بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔

مزید فرمایا:

وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:108-110)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی، ابراہیم پر سلام ہو، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے وہ راز...!! بغیر کسی سوشل میڈیا (*Social Media*) کے، بغیر کیمروں کے، بغیر اخباری رپورٹرز کے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اتنی شہرت، دُنیا و آخرت میں اتنی عزّت، اتنی عظمت کیوں نصیب ہوئی، اللہ پاک نے فرمایا: اس لیے کیونکہ وہ مُحْسِنْ تھے اور ہم اِحسان والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

آج ہمارے ہاں لوگ دوڑ لگاتے ہیں ❁ شہرت کی دوڑ، عزّت اور واہ واہ کی دوڑ...!! جانور خریدا، اب اس کی پوسٹیں فیس بک (*Facebook*) وغیرہ پر چڑھائی جاتی ہیں ❁ قربانی کرتے وقت ویڈیو بنا کر اپلوڈ (*Upload*) کرتے ہیں ❁ سٹیٹس (*Status*) لگتے ہیں ❁ بعض تو مشہور بھی ہو جاتے ہیں، لاکھوں لاکھ ویوز (*Views*) مِل جاتے ہیں مگر یہ شہرت، یہ واہ واہ 2، 4 دِن کی ہوتی ہے، لوگ پھر بُھول جاتے ہیں بلکہ اُکتا جاتے ہیں۔ اللہ پاک نے فرمایا:

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صافات:110)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔

عزّت (*Respect*) چاہیے، ساری کی ساری عزّت اللہ پاک کے پاس ہے، شہرت (*Fame*) چاہیے، شہرت دینا، اللہ پاک کا کام ہے، قبولیت چاہیے، رَبِّ کریم کے

ہاں سے ملتی ہے۔ لہٰذا اَے بندو! دیکھو! حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اِخلاص کے ساتھ نیکی کی ہم نے اُن کا چرچا کر دیا، تم بھی سراپا اِخلاص بن جاؤ! دُنیا و آخرت کی سب بھلائیاں تمہاری جھولی میں ڈال دی جائیں گی کیونکہ ہم نیکوں کو، احسان والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔

حضرت ابراہیم کو ملنے والا سب سے بڑا اِنعام

عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بہت ساری قربانیاں دِیں ❁ نَمرُود کی آگ میں جانا قبول فرمایا ❁ راہِ خُدا میں گھر بار چھوڑا ❁ ہجرت کی ❁ اپنے شہزادے اور زوجہ کو بیابان میں چھوڑ آئے ❁ آخِر بیٹے کی قربانی تک کے لیے تیار ہو گئے، ان سب اطاعتوں، فرمانبرداریوں کا سب سے بڑا اِنْعام آپ کو یہ دیا گیا کہ اللہ پاک نے اپنی سب سے محبوب ہستی، حضرت مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم سے فرمایا:

ثُمَّ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاؕ (پارہ:5، سورۂ نحل:123)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطِل سے جُدا تھے۔

یعنی اے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم! اِبراہیمی طَور طریقوں کو اپنائیے اور انہیں دُنیا بھر میں عام فرما دیجیے! چنانچہ نبیوں کے سلطان صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ابراہیمی طریقوں کو زندہ فرمایا، دِلوں میں ان کی محبّت ڈالی اور یُوں ڈالی کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی بچے بچے کے دِل میں سُنّتِ ابراہیمی کی محبّت موجود ہے۔ یُوں حضرت ابراہیم

علیہ السَّلام کا ذِکرِ خیر بلند سے بلند ہوتا جا رہا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ **اِحْسان والوں** کی جزا ہے، چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام **مُحْسِن** ہیں، لہٰذا آپ کو ایسی بے مثال جزائیں عطا فرمائی گئی ہیں۔ ہمیں بھی دِین میں دَرَجۂ اِحسان اپنانا چاہیے۔

اِحْسان کسے کہتے ہیں؟

اِحْسان دِین میں ایک دَرَجہ ہے۔ دِین پر عَمَل کرنے کے 3 درجے ہوتے ہیں: (1): ایمان (2): اِسْلام (3): اِحْسان ❁ دِل سے مان لینے کا نام **ایْمان** ہے ❁ اللہ و رسول پر یقین رکھنا ❁ نماز فرض ہے، ہم نے دِل سے مان لیا ❁ روزہ فرض ہے، ہم نے یقین رکھ لیا ❁ قربانی شریعت کا حکم ہے، ہم نے مان لیا ❁ زکوٰۃ اور حج دِین کے فرائِض ہیں، ہم نے مان لیا، یہ **ایْمان** ہے ❁ اس اِیمان کے ساتھ ساتھ ہم نمازیں پڑھنے بھی لگ جائیں ❁ روزے رکھنے والے، زکوٰۃ دینے والے، حج ادا کرنے والے، قربانی دینے والے بن جائیں، یہ **اِسْلام** ہے۔ اس سے آگے ایک درجہ آتا ہے، وہ یہ کہ آدمی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ساری عِبَادات اس شان سے کرے کہ اس کا مقصود صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا ہو، اللہ پاک کی محبّت سے سرشار ہو کر کرے، اسے **اِحْسان** کہتے ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے: حضرت جبرائیل امین علیہ السَّلام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: **اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِحْسَانِ** یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وسَلَّم! مجھے اِحسان کے متعلق بتائیے! کہ احسان کیا ہے؟ فرمایا: **اَنْ تَعْبُدَ اللہ کَاَنَّكَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاہُ فَاِنَّهٗ یَرَاكَ** اِحسان یہ ہے

1... تفسیر نسفی، پارہ: 14، سورۂ نحل، زیرِ آیت: 123، جلد: 2، صفحہ: 241 مفصلاً۔

کہ (کوئی بھی نیکی، کوئی بھی) عِبَادت اِس شان سے کرو کہ گویا تم اللہ پاک کو دیکھ رہے ہو، یہ نہ ہو سکے تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ اللہ پاک تمہیں دیکھ رہا ہے۔(1)

احسان کی ایک مثال

تَنْبِیْہُ الغَافِلِیْن میں ہے: ایک روز حضرت رابعہ بصریہ رحمۃُ اللہِ علیہا مَصْرُوفِ نماز تھیں، سجدہ میں گئیں تو چٹائی کا تنکا آپ کی آنکھ میں چلا گیا، مَاشَآءَاللہ! آپ رحمۃُ اللہِ علیہا اس دِل جمعی کے ساتھ بارگاہِ اِلٰہی میں متوجہ تھیں کہ جب تک نماز میں رہیں تنکے کا احساس تک نہ ہوا۔(2)

نماز فرض ہے۔ یہ مان لیا، یہ **ایمان** ہے۔ نماز پڑھنے لگے، یہ **اسلام** ہے۔ اسی نماز کو یُوں تَوَجُّہ کے ساتھ خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا۔ یہ **احسان** ہے۔ یونہی دِین کی تمام تعلیمات کو اس اعلیٰ درجے کے ساتھ اپنانا، ہر عبادت ایسی تَوَجُّہ اور دِل جمعی کے ساتھ کرنا احسان ہے۔

احسان والوں کے فضائل

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (پارہ:8، سورۂ اعراف:56)

تَرجَمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے۔

یعنی اللہ پاک رحمٰن ہے، اُس کی رحمت سب ہی کو ملتی ہے مگر جو اِحْسان والے ہیں،

1...بخاری، کتاب بدء الایمان، باب سوال جبریل النبی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وسَلَّم، صفحہ:84، حدیث:50۔
2...تنبیہ الغافلین، باب اتمام الصلاۃ والخشوع فیھا، صفحہ:308۔

اللہ پاک کی خاص رحمتیں اِن کے قریب قریب رہتی ہیں۔

مزید فرمایا:

وَ سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:58)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔

یعنی نیک اعمال پر عام لوگوں کو جو اَجْر دیا جاتا ہے، فرمایا: جو احسان والے ہیں، انہیں ہم دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اَجْر عطا فرماتے ہیں۔

❁ پارہ:2، سُورۂ بَقَرہ، آیت:195 میں فرمایا:

وَ اَحْسِنُوْا ۚۛ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۹۵﴾ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:195)	ترجَمۂ کَنزُالعِرفان: اور نیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

یعنی اے اِیمان والو...!! اِحسان اپناؤ! بیشک اِحسان والے اللہ پاک کے مَحْبُوب بندے ہیں۔

❁ مزید اِرْشاد ہوا:

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾ (پارہ:13، سورۂ یوسف:90)	ترجَمۂ کَنزُالعِرفان: تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

بہت سارے لوگ ہیں جن کی نیکیاں ضائع بھی ہو جاتی ہیں: ❁ کسی نے رِیاکاری کر لی، نیکیاں ضائع ہو گئیں ❁ کسی نے دوسروں کو تکلیف پہنچائی، نیکیاں ضائع ہو گئیں ❁ غیبت کرنے سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں ❁ حَسَد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے، غرض: نیکیاں ضائع ہو جانے کے بھی بہت اَسْباب ہیں، نیکیاں کرنے

والے بہت ہیں مگر قیامت تک ان کو بچا کر ساتھ لے جانے والے بہت تھوڑے ہیں، اللہ پاک نے فرمایا: جو اِحْسان والے ہیں، یہ وہ خوش نصیب ہیں جن کی نیکیوں کی خاص حِفَاظت کی جاتی ہے، انہیں ضائع نہیں ہونے دیا جاتا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اِحْسان کے نِرالے فضائل ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم قربانی بھی کریں، نمازیں بھی پڑھیں، نیکیاں بھی کریں، اس کے ساتھ ساتھ اِحْسان بھی اپنائیں۔

ہر چیز میں اِحْسَان کا حکم دیا گیا ہے

حضرتِ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں اور مشہور صحابیٔ رسول، شاعِرِ دربارِ رسالت حضرتِ حَسَّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عنہ کے بھتیجے ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِنَّ اللہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ بے شک اللہ پاک نے ہر چیز میں احسان کا حکم دیا ہے، مزید فرمایا: اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ اور جب تم ذَبح کرو تو اس میں بھی اِحْسان اور بھلائی کو ملحوظ رکھو! وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ چاہیے کہ چھری تیز کر لو! اور اپنے ذبیحہ (یعنی جانور) کو راحت پہنچاؤ!(1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک خوبصُورت حدیثِ پاک ہے، اس میں ہمارے پیارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے ابتداءً ایک اُصُول بیان فرمایا کہ **بے شک اللہ پاک نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے۔** لہٰذا کوئی بھی چیز ہو، انسان ہو، جانور ہو،

1... مصنف عبد الرزاق، کتاب المناسک، باب سنۃ الذبح، جلد:4، صفحہ:376، حدیث:7635 ملتقطاً۔

پھل، پھول، پودے ہوں، بندے کو چاہیے کہ ان کے ساتھ بھلائی (**Kindness**) سے پیش آئے، ہر ایک کے ساتھ اُس کے مناسبِ حال اِحسان والا معاملہ کرے۔

تم اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک...

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَنْ تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَرَاحَمُوْا تم اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے پر رحم نہ کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہم سب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مراد نہیں ہے کہ تم اپنے صاحب (مثلاً دوست یا بھائی) پر رحم کرو وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةُ الْعَامَّةِ بلکہ اس سے رحمتِ عامّہ مراد ہے۔[1]

یعنی تمام مخلوقات کے حق میں رحم دِل ہو جاؤ! جانوروں پر بھی رحم کرو! پرندوں پر بھی رحم کرو! چیونٹیوں پر بھی رحم کرو! غرض! ہر مخلوق کے حق میں رحم دِل بن جاؤ!

رحم دِل پر رحمٰن رحم فرماتا ہے

بخاری شریف کی حدیث پاک: پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ پاک اس پر رحم نہیں فرماتا۔[2]

ایک حدیث پاک میں فرمایا: اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ جو رحم کرنے والے ہیں، اللہُ

1...مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب رحمۃ الناس، جلد:8، صفحہ:242، حدیث:13671۔
2...بخاری، کتابُ التوحید، صفحہ:1782، حدیث:7376۔

رحمٰن اُن پر رحم فرماتا ہے۔[1]

ذَبح کے آداب

پیارے اسلامی بھائیو! مزید حدیثِ پاک میں ایک خاص قسم کے اِحْسان کا حکم دیا، فرمایا: اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ اور جب تم ذبح کرو تو اس میں بھی اِحْسان اور بھلائی کو ملحوظ رکھو! وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ چاہیے کہ چھری تیز کر لو! اور اپنے ذبیحہ (یعنی جانور) کو راحت پہنچاؤ![2]

ذَبح کے وقت جانور پر رَحْم کیسے کرنا ہے؟ عُلَمائے کرام نے اس کی مختلف صُورتیں بیان فرمائی ہیں۔

(1): دِل میں رِقَّت رکھ کر ذَبح کیجیے!

امام شَعْرانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: (ذَبح کے وقت جانور پر رَحْم کرنے کی ایک صُورت یہ ہے کہ جب) ہم جانور کو ذَبح کر رہے ہوں، اُس وقت بھی ہمارے دِل میں رِقّت موجود ہو۔[3]

یعنی اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہم جانور کو ذبح تو کریں مگر اس کی صُورت یہ ہو کہ جب ہم جانور کے گلے پر چُھری چلا رہے ہوں، اس وقت بھی ہمارے دل میں رحم ہی ہو، اس وقت بھی ہمارے دل میں رِقّت ہی ہو، یُوں کہہ لیجیے! بندہ اللہ پاک کا حکم بجا

---

1 ... ابوداوٗد، کتاب الادب، باب الرحمۃ، صفحہ: 774، حدیث: 4941۔
2 ... مصنف عبد الرزاق، کتابُ: المناسک، بابُ: سنۃ الذبح، جلد: 4، صفحہ: 376، حدیث: 7635 ملتقطاً۔
3 ... لواقح الانوار القدسیہ، العہد السابع والسبعون بعد المائۃ، جلد: 1، صفحہ: 575۔

لانے کے لیے جب جانور کے گلے پر چھری چلا رہا ہو، اُس وقت رحم دِلی کی وجہ سے اُس کی دھڑکن تیز ہو جائے، آنکھوں میں آنسو آجائیں، یُوں دِل میں رِقَّت اور رَحْم کی کیفیات رکھ کر جانور کو ذَبح کیا جائے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم! میں بکری ذبح کرتا ہوں اور مجھے اس پر رحم آرہا ہوتا ہے، رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرتے ہو تو اللہ پاک تم پر رحم فرمائے گا۔(1)

آہ! افسوس! ہمارے ہاں معاملہ اُلٹ ہے، لوگ قربانی کے وقت جانور کا تماشا دیکھ رہے ہوتے ہیں، بعض نادان تو جانور کو تڑپتا دیکھ کر تالیاں بھی بجاتے ہیں بلکہ آج کل تو انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا(*Social Media*) کا دَور ہے، لوگ بیچارے جانور کی، اس کے تڑپنے کی ویڈیوز(*Videos*) بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر رہے ہوتے ہیں، اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے! یہ وقت تماشا دیکھنے کا نہیں بلکہ رَحم دِلی کے سبب آنسو بہانے کا ہے، اُس جانور کی خوش قسمتی کہ وہ اللہ پاک کے نام پر قربان ہو رہا ہے، اس کی خوش قسمتی پر رشک کرنے کا وقت ہے۔

(2): ایک کے سامنے دُوسرے کو ذَبح مت کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! ذبیحہ (یعنی جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس) کے ساتھ بھلائی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کیا جائے۔ بالخصوص ماں کے سامنے اس کے بچے کو یا بچّے کے سامنے اُس کی ماں کو ہرگز ذبح مت کیجیے!

1...مستدرک، کتابُ معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:765، حدیث:6541۔

ذِہنی توازُن جاتا رہا...!!

منقول ہے: ایک شخص تھا، اس نے بچھڑے کو اُس کی ماں کے سامنے ذَبْح کر دیا، ظاہر ہے اس کی ماں کو تکلیف ہوئی ہو گی لیکن بے زبان جانور اپنا دُکھ کس سے بیان کرے؟ اس کی کون سُنے؟ اللہ پاک! جو رَبُّ العَالَمِیْن ہے، جانور اُس کی بارگاہ میں عَرض کرتے ہیں، وہی ہے جو سب کی سُنتا ہے، شاید اُس بچھڑے کی ماں نے بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کی ہو، چنانچہ اُس آدمی نے جیسے ہی بچھڑے کو اُس کی ماں کے سامنے ذَبْح کیا تو اس کی نحوست یہ ہوئی کہ اُس آدمی کی عقل جاتی رہی، وہ اپنا ذہنی توازُن کھو بیٹھا۔

کافِی عرصہ وہ اسی حالت میں رہا، ایک دِن وہ کہیں سے گزر رہا تھا، اُس نے ایک درخت پر فاختہ کا گھونسلا دیکھا، اچانک اُس گھونسلے (*Nest*) سے فاختہ (*Dove*) کا بچہ زمین پر گِر گیا، اس شخص کو بڑا رحم آیا اور اس نے بچے کو اُٹھا کر واپَس گھونسلے میں رکھ دیا۔ بَس اس رحم کی برکت سے اُس پر کرم ہو گیا اور اُس کا ذِہنی توازُن پھر سے بحال ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پتا چلا! جانوروں پر رحم کرنے سے اللہ پاک رحم فرماتا ہے! بہر حال! قربانی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ایک جانور کے سامنے دُوسرے جانور کو ہرگز ذَبْح نہ کیا جائے بلکہ جس جانور کو ذَبْح کرنا ہو، اسے ایک طرف اکیلے میں لے جائیں، وہاں ذَبْح کریں۔

(3): ذَبْح کے لیے نَرْمی سے لے جائیے!

ذَبیحہ پر رَحْم کی ایک صُورت یہ بھی ہے کہ جانور کو کھینچا نہ جائے، گھسیٹا نہ جائے بلکہ

1...جامع العلوم والحکم، صفحہ:164۔

ذَبح کے لیے نہایت نرمی سے لے جایا جائے۔ حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے قریب سے گزرے، وہ بکری کو کان سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے لے جارہا تھا، رحمتِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِس کا کان چھوڑ دو! گردن کے قریب سے پکڑو! [1]

مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ بکری کو ذَبح کرنے کے لیے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جارہا تھا، آپ نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو! اسے موت کی طرف اچّھے انداز میں لے کر جا...! [2]

(4): چُھری پہلے سے تیز کر لیجیے!

ذبیحہ کو آرام پہنچانے کی ایک صُورت سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے یہ بیان فرمائی کہ لِیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ تمہیں چاہیے کہ چھری تیز کر لو! [3]

عُلَما فرماتے ہیں: جانور بھی موت سے ڈرتے ہیں، اس لیے چاہیے کہ چھُری کو پہلے سے خُوب تیز کر لیا جائے، عین ذَبح کے وقت سے پہلے انہیں چھری نہ دِکھائی جائے اور جب ذَبح کرنے لگیں تو تیزی سے چھری چلا کر جلدی جلدی ذَبح کر دیا جائے۔ [4]

رحمتِ دوجہاں، سلطانِ کون و مکاں صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم ایک آدمی کے قریب سے گزرے، وہ بکری کو لِٹا کر، اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر چھُری تیز کر رہا تھا، بکری اُس کی

1...ابن ماجہ، باب اذا ذبحتم فاحسنوا، صفحہ:517، حدیث:3171۔
2...مصنف عبد الرزاق، جلد:4، صفحہ:393، حدیث:8605۔
3...مصنف عبد الرزاق، کتابُ المناسک، بابُ: سنۃ الذبح، جلد:4، صفحہ:376، حدیث:7635 ملتقطاً۔
4...جامع العلوم والحکم، صفحہ:164۔

طرف دیکھ رہی تھی، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم پہلے ایسا نہیں کرسکتے تھے؟ کیا تم اسے کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ اسے لٹانے سے پہلے اپنی چُھری تیز کیوں نہ کرلی؟[1]

ذَبح کرنے کے چند آداب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دامَت بَرَکاتُہمُ العالِیَہ ذَبیحہ کو راحت پہنچانے کی چند صُورتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ جانور کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کے لیے سخت اذیَّت کا باعث ہے ❁ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے (ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے ❁ جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں، نہ کھال اُتاریں ❁ ذَبح کرلینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے، اس وقت تک کٹے ہوئے گلے پر نہ چُھری مَس (*Touch*) کریں، نہ ہی ہاتھ لگائیں ❁ بعض قصّاب جلد ٹھنڈی کرنے کے لیے ذَبح کے بعد تڑپتے جانور کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دِل کی رگیں کاٹتے ہیں ❁ اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخادیتے ہیں، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کیے جائیں ❁ جس سے بن پڑے اس کے لیے ضروری ہے کہ جانور کو بِلاوجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے، اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہوگا۔[2]

اللہ پاک ہمیں نہایت اِخلاص کے ساتھ، محبّتِ اِلٰہی میں سرشار ہو کر، آداب کا لحاظ

1... مستدرک، جلد:5، صفحہ:327، حدیث:7637۔

2... ابلق گھوڑے سوار، صفحہ:15، ملخصاً۔

رکھتے ہوئے قربانی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، جو خُوش نصیب قربانی کر رہے ہیں، اللہ پاک ان کی قربانیاں قبول فرمائے، جو نہیں کر پا رہے، اللہ پاک انہیں بھی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہ وَ آلہٖ وَسَلَّم۔

شیطان کو مار بَھگانے کا دِن

پیارے اسلامی بھائیو! آخر میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں: آج **یَوْمُ النَّحْر** (یعنی ذُوالحج کا 10 وَاں دِن) ہے اور 10 ذُوالحج کو حُجَّاجِ کرام مِنیٰ میں حاضِر ہوتے ہیں اور حج کا ایک اَہَم رُکْن رَمْیِ جَمَرات ادا کرتے ہیں۔ رَمْیِ جَمَرات کیا ہے؟ شیطانوں کو کنکر مارنا۔

یہ بھی حضرت اِبْراہیم علیہ السَّلام کی سُنّتِ مبارکہ ہے۔ آپ جب حضرت اِسْماعیل علیہ السَّلام کو ساتھ لے کر قربانی کے لیے تشریف لے جارہے تھے، شیطان بدبخت وسوسہ ڈالنے کے لیے آیا، اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السَّلام نے اسے کنکر مارے تھے۔[1]

اسی سُنّتِ اِبْراہیمی کو باقی رکھا گیا، آج بھی حاجی انہی 3 مقامات پر یادِ ابراہیم علیہ السَّلام میں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔

اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ جیسے آج کے دِن قربانی کرنا سُنّتِ ابراہیمی ہے، یونہی آج کے دِن شیطان کو مار بھگانا بھی سُنّتِ ابراہیمی ہے۔ لہٰذا آج کے دِن بطورِ خاص شیطان سے دُشمنی کیجیے! یہ بدنصیب وَسْوسے ڈالے گا ❁ کپڑوں پر خُون لگ گیا ہے، لہٰذا نماز بعد میں پڑھ لینا ❁ ابھی اتنا سارا گوشت بانٹنا ہے، نماز تو بعد میں پڑھی جائے گی ❁ یونہی عیدِ قربان کے موقع پر غیبتوں اور اِلْزام تراشیوں کے بھی دروازے کھلتے ہیں، مثلاً: ❁ ہمارے والا

1 ... تفسیر طبری، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:107، جلد:10، صفحہ:516 خلاصۃً۔

قصاب تو سارا گوشت خراب کر گیا ❁ کھال کو کٹ (Cut) لگا دیئے ہیں ❁ بَس جی قصّابوں سے بھی اللہ بچائے! عِید والے دِن بھی ڈنڈی لگانے سے باز نہیں آتے ❁ دیکھ لو! ٹائم 8 بجے کا دِیا تھا، 10 بج گئے، ابھی تک نہیں آیا ❁ لالچ کرتے ہیں، آرڈر (Order) زیادہ پکڑ لیتے ہیں وغیرہ۔

ایسی باتوں سے بچیے! شیطان وَسْوَسے ڈالے تو اس کے وَسْوَسوں کو جھٹک دیجیے! اور آج کا دِن، پھر اس کے صدقے آیندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی کوشش کرتے رہیے!

ذِکْرُ اللہ کے اَیّام

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، صَلَّی اللہُ علیہ وَآلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ الله سن لو! بے شک یہ (10 ذی الحج (یعنی عیدُ الاَضْحیٰ کے پہلے دِن) سے لے کر 13 ذِی الحج تک کے 4) دن کھانے پینے اور ذِکْرُ اللہ کرنے کے دن ہیں۔[1]

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اس حدیث پاک کی وضاحت میں فرماتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ یہ دن بندوں کی مہمانی کے دن ہیں، جن میں اللہ پاک میزبان اور بندہ مہمان ہوتا ہے، اس لیے اِن دنوں میں روزہ رکھنا گویا اللہ پاک کی دعوت سے اِنْکار کرنا ہے، لہٰذا اِن دنوں میں کھاؤ! پیو! اور خوب اللہ کا ذکر کرو![2]

پتا چلا: آج کا دِن اور آیندہ مزید 3 دِن خصوصِیّت کے ساتھ ذِکْرُ اللہ کے اَیّام ہیں، لہٰذا اِن دِنوں میں خُوب اللہ پاک کا ذِکْر کیجیے! اور نیکیاں کمانے میں مَصْرُوف رہیے! اِنْ

1... مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، صفحہ: 412، حدیث: 1141۔
2... مرآۃ المناجیح، جلد: 3، صفحہ: 186 بتغیر قلیل۔

شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شیطان سے حفاظت رہے گی۔

شیطان کو زخم لگانے کا طریقہ

حدیثِ پاک میں ہے: جس طرح آکلہ (یعنی کینسر نما ایک زخم) انسان کو تکلیف دیتا ہے، اللہ پاک کا ذِکر شیطان کو ایسی ہی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔[1]

تکبیرِ تشریق کا مسئلہ

مسئلہ سُن لیجیے! ابھی جو دِن چل رہے ہیں، یعنی 9 سے 13 ذُوالحج، ان دِنوں میں **تکبیرِ تشریق** پڑھنی ہوتی ہے۔ ہر وہ نماز جو ہم باجماعت ادا کریں گے، اُس کے بعد کم از کم **1 مرتبہ** تکبیرِ تَشْرِیق پڑھنی **واجِب** ہے اور **3 مرتبہ** پڑھنی **اَفْضَل** ہے۔[2]

تکبیرِ تَشْرِیق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی دینِ متین اور امّتِ مسلمہ کی خدمت میں مصروفِ عمل ہے مثلاً: ❁ جامعۃُ المدینہ ❁ مدرسۃُ المدینہ ❁ المدینۃُ العلمیہ ❁ دارُ الاِفتاء اہلسنت ❁ فلاحی اِدارہ ***FGRF*** ❁ مَدَنی چینل ❁ مَدَنی کورسز ❁ آئی ٹی (***IT***) جیسے دعوتِ اسلامی کے درجنوں شعبہ جات خدمتِ دین میں مصروف ہیں، آپ بھی ان نیک کاموں میں اپنا حِصّہ شامِل کیجیے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج عاشقانِ رسول قربانی کی سَعادت پائیں گے۔

---

1 ... منہاج العابدین، العائق الثالث: الشیطان، صفحہ: 124۔

2 ... تنویر الابصار مع درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، صفحہ: 114۔

سب سے التجا ہے کہ اپنے اپنے جانور کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجیے! آپ کی دِی ہوئی رقم یا کھال کے ذریعے دُنیا بھر میں دینی، اِصلاحی، فَلاحی، روحانی، خیر خواہی، بَھلائی اور آمدنی بڑھانے کے جائز اور مَحْفُوظ کام کیے جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔ اپنے عزیز رشتہ داروں کو بھی ترغیب دلائیے! اپنی کوشش سے کھالیں جمع بھی کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی بھی برکتیں ملیں گی، **حدیثِ پاک میں ہے:** جس نے کسی بھلائی کی طرف راہنمائی کی، اُسے اُس پر عمل کرنے والے جتنا ثواب ملے گا۔[1] شرعی تقاضوں کے مطابق قربانی کروانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والی اجتماعی قربانی میں اپنا حصّہ شامِل کیجیے! عید کے تینوں دن اجتماعی قربانی کی بکنگ جاری ہے، اس کے لئے اپنے یہاں کے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ فرمائیں۔ اللہ پاک عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 …ترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء الدال…الخ، صفحہ:628، حدیث:2671۔